© rasailojaraid.com

نکسن نے رُوس کو خبردار کیا تھا کہ "مسلم بنیاد پرستوں" سے اُسے امریکہ کی نسبت زیادہ خطرہ ہے کہ اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات تیسری دُنیا میں کمیونزم کے لیے خطرہ ہیں اور خود روس کی ایک تہائی آبادی مسلمان ہے، اس سے بھی روس کو تشویش ہونی چاہیے۔[1]

لیبیا پر امریکی حملے اور روسی خاموشی نے یہ اشارہ دے دیا ہے کہ اسلامی تحریکوں کو ختم کرنے، اسلامی ممالک کو یکے بعد دیگرے بھڑانے اور اُن کی طاقت کو پارہ پارہ کرنے میں رُوس اور امریکہ ہاتھ ملا چکے ہیں۔ لیبیا، یمن اور افغانستان میں اس "تعاون" کی ابتدا ہو چکی ہے۔ اب یہ مسلمان مُلکوں اور اُن کے رہنماؤں کی بصیرت کا امتحان ہے کہ وہ باہم مل کر ایک قوت بنتے ہیں یا منتشر رہ کر دوسروں کے کاسہ لیس اور نشانۂ ستم!!

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

(۲) بھارت

بابری مسجد کو "مندر" لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے، لیکن ہندو شاونزم کی پرستار جماعتوں ہندو پریشد اور راشٹریہ سیوک سنگھ کو یہ کارنامہ انجام دے کر بھی قرار نہیں آیا۔ یہ تنظیمیں شمالی ہند کی تین سو مزید مساجد کی "ہٹ لسٹ" بنائے بیٹھی ہیں اور پورے بھارت میں تو ایسی مساجد کی تعداد ہزاروں میں ہے جن کو ہندو مستقبل کے مندر قرار دے رہے ہیں۔ خود بابری مسجد کا واقعہ بھی بھارت کی تاریخ میں انوکھا نہیں، اب تک سینکڑوں مساجد کے ساتھ ایسا ہو چکا ہے، لیکن بھارتی مسلمانوں کا احتجاج دبا دیا جاتا ہے یا کچھ عرصے تک چیخ چلا کر وہ خاموش ہو جاتے کے سوا کچھ کر نہیں سکتے۔

بھارتی مسلمانوں نے چھان پھٹک کے بعد جو اعداد و شمار بتائے ہیں، اُن کے مطابق صرف

---

[1] تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو، ترجمان القرآن، دسمبر ۱۹۸۵ء۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پنجاب اور ہریانہ کے صوبوں میں ایک ہزار سے زیادہ مساجد ایسی ہیں جن کو عبادت کے بجائے دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ بہت سی حکومت کے قبضے میں ہیں اور کوئی مسلمان وہاں نماز ادا کرنے کے لیے نہیں جاسکتا۔ مغربی بنگال کے دارالحکومت کلکتہ کی پچاس سے زائد مساجد پر غیر مسلموں کا قبضہ ہے، دو مسجدیں تو ایسی ہیں کہ وہاں مقامی کانگرس پارٹی کے دفاتر بنا دیئے گئے ہیں۔ دہلی کی ۹۲ مساجد پر تخریب کاروں کا تسلط ہے اور بیسیوں محکمہ آثارِ قدیمہ کے قبضے میں ہیں۔ یہاں مسلمان نماز ادا نہیں کر سکتے۔ اگرچہ پورے ملک کی ایسی مساجد کا مسلمانوں کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے[۱] جو غیر مسلموں کے قبضے میں ہیں یا حکومت کے کنٹرول میں، لیکن سرسری سا جائزہ بھی یہ بتا سکتا ہے کہ ان کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

ہندو انتہا پسند تنظیموں کا مزید مساجد پر قبضے کا جو منصوبہ ہے، اس کے جواز میں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ تمام مساجد ماضی میں مندر تھیں، مغل بادشاہوں نے مندر گرا دیئے اور ان کے ملبے پر مساجد تعمیر کی گئیں، لہٰذا ہندوؤں کا اب ان پر حق ہے کیونکہ اب بھارت کے حکمران وہ ہیں۔

بھارت کے شمالی صوبے اترپردیش کے تیرہ دیہات ایسے بھی ہیں، جہاں مسلمانوں کو نہ تو کوئی نئی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت ہے اور نہ یہاں موجود مساجد میں عبادت کرنے کی اجازت۔ ضلع بریلی کے چھ گاؤں پرورہ، مجھوا، دیوچارہ، بہاربہ اور تورگنجری — ضلع مراد آباد کی تین بستیوں لودھی پور، برہان پور اور بدور اور ان کے علاوہ حسن پور، محمد نگر اور اسلام نگر جیسی آبادیوں میں نئی مسجدیں تعمیر کرنے پر پابندی ہے۔ میرٹھ کی مالاگون مسجد اور گورکھ پور چھاؤنی کی مسجد میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔ اترپردیش کی ۲۶ مساجد کی فہرست راشٹریہ سیوک سنگھ کے پاس ہے۔ یہ تنظیم ان کو شہید کر کے وہاں مندر تعمیر کرنا چاہتی ہے۔

۱؎ ہماری آواز پہنچ سکے تو مسلمانانِ ہند کو تمام مساجد کی سروے رپورٹ تیار کر کے سامنے لانی چاہیے۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com